سرکاری رپورٹ

تیرھواں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

# کی کارروائی

منعقدہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۳ء بمطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ (بروز شنبہ)


| نمبر شمار | فہرست | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | ۱ |
| ۲۔ | مرحوم شاعر حبیب جالب کو خراج عقیدت پیش کرنے کی تعزیتی قرارداد نیزان کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی | ۲ |
| ۳۔ | وقفہ سوالات | ۴ |
| ۴۔ | رخصت کی درخواستیں | ۱۲ |
| ۵۔ | تحریک التوا منجانب مولانا امیر زمان صاحب | ۱۳ |
| ۶۔ | بلوچستان موٹر وھیکلز ٹیکسیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۳ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۳ء) | ۱۶ |


جلد

شمارہ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۳ء بمطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

(بروز شنبہ)

## زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ۔ اسپیکر

بوقت ساڑھے گیارہ بجے صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (جناب اسپیکر)** ۔ السلام وعلیکم۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔ مولانا صاحب تلاوت قرآن فرمائیں۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(پ ۶ ع ۶ سورۃ المائدہ۔ آیت ۸-۹)

ترجمہ ۔ اے ایمان والو! اللہ کے لئے کھڑے ہونے والے انصاف کی گواہی دینے والے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف کرو۔ یہ تقویٰ سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے اور اللہ نے ایسے لوگوں سے جو

ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے مغفرت اور ثواب عظیم ہے۔ وماعلینا اللبلاغ

**میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)** - جناب اسپیکر۔ میری ایک تعزیتی قرارداد ہے۔ اگر آپ پیش کرنے کی اجازت دے دیں؟

**جناب اسپیکر** - جی آپ اپنی تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

**میر محمد اسلم بزنجو (وزیر)** - جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ شاعر عوام حبیب جالب کی وفات کی خبر کو اس ایوان میں انتہائی صدمے سے سنا گیا ہے مرحوم کو اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ ہم جانتے ہیں کہ مرحوم حبیب جالب نے اپنی زندگی عوام کے لئے وقف کر رکھی تھی اور اس ملک میں جمہوریت کے لئے تمام تحریکوں میں وہ ہمیشہ اول دستوں میں شامل رہے ہیں۔ اس سلسلے میں انکی تگ و دو کو تاریخ کے سنہری حرفوں میں لکھا جائے گا۔ پاکستان کے عوام کے خاص طور سے محروم طبقہ سے حبیب جالب کے لگاؤ سے کس کو انکار ہو سکتا ہے ان کے خیال میں اس ملک کے اصل مالک یہاں کے عوام ہی ہیں بلوچستان سے انہیں خاص لگاؤ تھا اور مشکل وقت میں وہ ہمیشہ یہاں کے لوگوں کے ساتھ رہے اور جب بھی اس صوبے پر برا وقت آیا تو بلوچستان کے لوگوں نے انہیں اپنے درمیان پایا ان کی شاعری اور عملی زندگی میں کوئی تضاد نہیں تھا اور منافقت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ سچ کہنے کی پاداش میں وہ ہر دور کے آمروں کے تشدد کا نشانہ بنے اور پس دیوار زنداں رہے مگر عوام سے پیمان وفا کے جو قائم رشتہ انہوں نے باندھا تھا وہ زندگی کی آخری سانسوں تک نہ ٹوٹا ہم ایک عظیم شاعر دانشور اور اس سے بڑھ کر ایک انسان دوست شخص سے محروم ہو گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں آج پاکستانی قوم کا ایک بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے اور جالب جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں نہ ان کی زندگی میں کوئی جگہ لے سکا اور نہ ہی مرنے کے بعد ان کا بدل ہو گا للذا یہ ایوان انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرتا ہے۔ میں قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ حبیب جالب کی شخصیت کو مد نظر رکھتے ہوئے انکے اہل خانہ کے لئے کم از کم دو ہزار روپے ہر مہینے دینے کا اعلان کریں۔ جہاں تک بلوچستان کے لوگوں سے ان کی عقیدت کا تعلق تھا

اس شعر سے وہ اچھی طرح عیاں ہے۔

"اٹھو پنجاب کے لوگو بلوچستان جلتا ہے
بلوچستان جلتا ہے تو پاکستان جلتا ہے"

**جناب اسپیکر** ۔ جہاں تک ایک منٹ کی خاموشی کا تعلق ہے یہ ہمارے رسوم نہیں ہیں۔ میں مولانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

**ڈاکٹر عبدالمالک** ۔ جناب اسپیکر اگر آپ اجازت دے دیں جالب مرحوم کی روح کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کروں۔

**جناب اسپیکر** ۔ دعا ہو گئی ہے میرے خیال میں؟

**ڈاکٹر عبدالمالک** ۔ جناب اسپیکر۔ یہ ضرورت ہے جالب صاحب کی اتنی بڑی کانٹروبیوشن Contribution تھی ان کے اتنے بڑے احسانات تھے کہ ہم کچھ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جالب نے اس ملک کے غریبوں کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ وہ یقیناً تاریخ میں سنہرے الفاظ میں لکھی جائے گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن ہمارے لئے اور خاص طور پر یہاں کے مظلوم و محکوم عوام کے لئے ایک ایسا دن ہے اگر ہم جتنا بھی روئیں کم ہے کیونکہ جالب ایک ایسی شمع تھی جس نے یہاں کے لاکھوں عوام کو اپنی شاعری اور اپنی جدوجہد سے فیض یاب کیا وہ درد رکھتا تھا یہاں کے عوام کے لئے وہ ایک نفرت کرتا تھا یہاں ظالموں اور یہاں کے آمروں سے جب ون یونٹ کے خلاف اور ایوبی آمریت کے خلاف بلوچستان کے عوام اور پاکستان کے عوام یہاں کے باشعور لوگ یہاں کے سیاسی ورکرز کی جدوجہد پر اترے تو اس میں جالب نے ایسی جدوجہد کی اور اس میں نئی روح پھونک دی جب اس نے یہ شعر کہا "ایسے دستور کو اس کھلے جھوٹ کو۔ اس صبح بے نور کو میں نہیں مانتا میں نہیں مانتا" جالب نے اپنی جدوجہد کو مزید آگے بڑھایا ایوبی آمریت کے خلاف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مسٹر اسپیکر۔ جالب ایک درد رکھتا تھا بلوچستان کے عوام کے لئے پاکستان کے عوام کے لیئے اس نے اپنی تمام زندگی نہ صرف شاعری کی حد تک بلکہ عملاً بھی اس نے وہ تمام کچھ کیا جو اس نے اپنی شاعری میں کہا۔ وہ نیپ کے ساتھ رہا اس نے نیپ کے ساتھ جدوجہد کا

آغاز کرتا ہے وہ غوث بخش بزنجو اور ولی خان کے ساتھ کئی دفعہ جیلوں میں جاتے رہے اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا کہ یہاں اس ملک میں جمہوریت کو تقویت ملے یہاں ظالموں کو شکست ہو وہ میں سمجھتا ہوں ایک ایسے سپاہی تھے جس نے اپنی تمام زندگی جمہوریت کے لئے وقف کردی میں اسلم بزنجو صاحب کی اس قرارداد کی پرزور تائید کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام پر ان کے احسانات ہیں اس لئے میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ آج جالب نے اپنی زندگی میں اپنے لئے کچھ بھی نہیں کیا یا وہ صرف اور صرف یہاں اس نے دکھ سہے ہیں اور درد جھیلے ہیں آج جالب کے بچوں میں اگر پڑھنے والا شاید ہو اس کا کوئی گھر نہیں کیونکہ اس نے اپنی زندگی میں جو جدوجہد اپنے عوام کی بالادستی کے لئے گزار دی جیسے اسلم بزنجو صاحب نے اپنی قرارداد میں کہا کہ بلوچستان کی گورنمنٹ کا جالب کے بچوں کے لئے کم از کم کچھ ضرور کریں۔ اگر دوسرے صوبے ان کے لئے کچھ کریں یا نہ کریں لیکن بلوچستان کی حکومت کو یہ کرنا چاہئے۔ ان کے بچوں کے لئے ایک قسم کا اسکالر شپ دے دیں تاکہ اس کے بچے پڑھ سکیں اور دو وقت کی روٹی ان کو مل سکے کیونکہ ان کے بے شمار احسانات ہیں۔ تاہم یہ اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ لوگ جالب جیسے عظیم لوگوں کی یہاں قدر و قیمت نہیں کرتے۔ جناب اسپیکر۔ میں آخر میں اپنے تمام دوستوں' اپنے تمام معزز اراکین سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس عظیم شاعر فرزند کے لئے وہ ضرور کچھ نہ کچھ کریں۔ تاکہ ہم پر ان کا جو قرض ہے اگر اسے ہم مکمل طور پر نہیں چکا سکتے تو تھوڑا بہت اس کی روح کو ٹھنڈک پہنچ جائے گی جب اس کے بارے میں ہم کچھ الفاظ یہاں ادا کر سکیں گے۔ مہربانی۔

## وقفہ سوالات

**میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)** - جناب والا چونکہ وزیر تعلیم صاحب عمرہ کے لئے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں لہٰذا آج کے ان کے سوالات ملتوی کردیں جب وہ آجائیں گے جواب دے دیں گے جب وہ تشریف لائیں پھر یہ سوالات رکھیں۔ کیونکہ پچھلے دنوں یہی ہوا جب وزیر خوراک نہیں تھا اور میں جواب دے رہا تھا تو بہت سے دوستوں نے شور مچایا' اعتراض کیا۔ لہٰذا مولانا صاحب کے سوالات کسی اور دن کے لئے رکھ دیں۔

**جناب اسپیکر** - اس میں مختلف معزز ممبران کے سوالات ہیں۔ ایک مولانا امیر زمان

صاحب کا ہے باقی دو سوال کچکول صاحب کے ہیں۔ اگر ان سوالوں کے جوابات سے کوئی مطمئن نہیں ہے تو پھر دوسرے اجلاس میں نئے سوال کر سکتے ہیں۔ جواب تو آگئے ہیں اس میں بہتر یہی ہے کہ بہت سے ممبران کے جوابات ریکارڈ پر آگئے ہیں پھر نئے اجلاس میں پوچھیں جس سے مطمئن نہیں ہیں۔

**مولانا امیر زمان** — جناب والا! میں تو مطمئن نہیں ہوں باقی حضرات کا مجھے پتہ نہیں ہے۔

**میر محمد اسلم بزنجو (وزیر)** — جناب والا! معزز وزیر صاحب ایک مقدس مقام پر گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جواب دینا تھا وہ کوئی سیر و غیرہ کے لئے یورپ نہیں گئے ہوئے ہیں جو مولانا صاحب کو اعتراض ہوتا ہے۔ وہ نیک کام کے لئے گئے ہیں۔

**مولانا امیر زمان** — آپ نے تو جواب دینے کا ٹھیکہ اٹھایا ہوا تھا۔

**میر محمد اسلم بزنجو (وزیر)** — آپ نے بھی سوال پوچھنے کا ٹھیکہ اٹھایا ہوا ہے۔

**مولانا امیر زمان** — جناب والا! ان سوالات کو بھی کسی دوسرے دن کے لئے رکھ دیں جیسا کہ صحت کے سوالات دوسرے دن کے لئے رکھے ہیں۔ پھر جب وزیر صاحب آجائیں وہ جواب دے دیں۔

**جناب اسپیکر** — جوابات تو ریکارڈ پر آگئے ہیں جو بھی اس سے مطمئن نہیں ہے وہ پھر سوال کر سکتا ہے باقی سوال کنندگان بھی نہیں ہیں۔ ان کے جوابات آگئے ہیں اگر وہ مطمئن نہیں تو پھر نیا سوال کر سکتے ہیں۔

**مولانا امیر زمان** — جناب والا! میرا سوال تو دوسرے اجلاس کے لئے رکھ دیں جب وزیر صاحب آجائے جواب دے دیں۔

**جناب اسپیکر** — ٹھیک ہے سوال ۲۲۳ کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔

(موخر کیا گیا)

X ۶۲۳ مولوی امیر زمان - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مڈل اسکول برائے طالبات اور ہائی اسکول برائے طلباء موسیٰ خیل کے ہاسٹل کے کمرے کتنے عرصے سے زیر تعمیر ہیں؟ اور کب تک ان کی تکمیل کا امکان ہے؟

وزیر تعلیم - دوران سال ۸۸-۱۹۸۷ء ایم پی اے عصمت اللہ خان کے فنڈ کو لوکل گورنمنٹ کی وساطت سے بوائز ہائی اسکول موسیٰ خیل کے ہاسٹل کی تعمیر ۸ لاکھ روپے کی لاگت سے شروع کی گئی تھی مذکورہ عمارت اب تک نامکمل ہے۔ عمارت میں دروازے کھڑکیاں بجلی کی تنصیب اور رنگ و روغن کا کام باقی ہے لوکل گورنمنٹ کے مطابق فنڈز کی کمی کے باعث تعمیراتی کام مکمل نہ کیا جاسکا۔ گرلز ہائی اسکول موسیٰ خیل کے ہاسٹل کی تعمیر بھی ایم پی اے عصمت اللہ خان کے مہیا کردہ فنڈ مالیتی ۶ لاکھ روپے سے ۷۶-۸۵ میں لوکل گورنمنٹ کی وساطت سے شروع کیا گیا تھا۔ فنڈز کی کمی کے باعث تعمیراتی کام اب تک نامکمل ہے۔ مجوزہ عمارت پانچ کمروں پر مشتمل ہے جس میں دروازے، کھڑکیاں، فرش، رنگ و روغن اور دیگر تنصیبات کی کمی ہے۔

X ۶۷۹ مولوی عصمت اللہ - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۲-۱۹۹۱ء اور ۹۳-۱۹۹۲ء کے ترقیاتی بجٹ میں دینی مدارس کے لئے کس قدر گرانٹ رکھی گئی تھی۔ یہ رقم کن کن مدارس پر تقسیم ہوئی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز اس گرانٹ کی تقسیم میں حکومت کی پالیسی اور ترجیح سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم - سال ۹۲-۱۹۹۱، ۹۳-۱۹۹۲ کے ترقیاتی بجٹ میں دینی مدارس کے لئے مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی۔

۹۲-۱۹۹۱ء = ۲۰ لاکھ روپے

۹۳-۱۹۹۲ء = ۲۰ لاکھ روپے

محکمہ تعلیم کے عمومی طریقہ کار کے مطابق امداد دینی مدارس میں طلباء کی تعداد کو مدنظر رکھ کر دی جاتی ہے تاہم وزیر تعلیم کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ دینی مدارس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی صواب دید پر خصوصی امداد واگزار فرمائیں۔ ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

## فہرست دینی مدارس جن کو ۹۲-۱۹۹۱ء کے ترقیاتی بجٹ سے گرانٹ دی گئی

| سیریل نمبر | نام ضلع | نام دینی مدارس | رقم |
|---|---|---|---|
| ۱ | کوئٹہ | مدرسہ رحمانیہ پشتون آباد | ۲۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ مفتاح العلوم سٹیلائیٹ ٹاؤن کوئٹہ | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار التوحید بیدانی سریاب روڈ کوئٹہ | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار العلوم رحمانیہ سرکی روڈ کوئٹہ | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار العلوم رحمانیہ ارباب کرم خان روڈ کوئٹہ | ۱۵٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ اسلامیہ مشینری آف پاکستان کانسی روڈ کوئٹہ | ۳٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ تعلیم القرآن بابو محلہ کالونی کوئٹہ | ۵٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ اسلامک مشینری آف پاکستان | ۵٬۰۰۰ روپے |
| | | جامعہ غوثیہ رضویہ انوار باہو وحدت کالونی کوئٹہ | ۲۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن سریاب بائی پاس کوئٹہ | ۵٬۰۰۰ روپے |
| | | مرکزی جامع مسجد جیل روڈ ہدہ | ۲۰٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۱٬۱۷٬۰۰۰ روپے |
| ۲ | ژوب | مدرسہ شارع ذارہ اوبہ کبزئی ژوب | ۲۵٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ خاروٹہ گنج محلہ ژوب | ۳۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار العلوم جامعہ مینا بازار ژوب | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ تنویر السلام مرکزی جامع مسجد ژوب | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ افضل مدارس بیدن زئی ژوب | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ تعلیم الاسلام منزکی کاکڑ خراسان ژوب | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دف القرآن گوال حیدر زئی ونگن ژوب | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ شمس العلوم ژوب | ۳۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار نعمتہ العلوم کلی حضرت صاحب ژوب | ۳۰٬۰۰۰ روپے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | مدرسہ سعادت حفیظ العلوم داماں ژوب | ۵۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ ذکونا شیخان ژوب | ۳۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ سراج العلوم کنڈرانی بازار ژوب | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ بادن زئی ژوب | ۳۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ افضل العلوم مدارس ژوب | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۲٬۸۷٬۰۰۰ روپے |
| ۳ | قلعہ سیف اللہ | مدرسہ تجوید القرآن سورۃ غورازئی قلعہ سیف اللہ | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار العلوم مٹ دولت زئی قلعہ سیف اللہ | ۸٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار القرآن قلعہ سیف اللہ | ۲۰٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۳۶٬۰۰۰ روپے |
| ۴ | پشین | مدرسہ بہار العلوم چمن | ۱۵٬۰۰۰ روپے |
| | | جامع عربیہ دیلما تعلیم القرآن مال روڈ چمن | ۱۱٬۲۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار العلوم بانو مہ رود ملازئی پشین | ۵٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ فیض العلوم تربیل القرآن کربلا پشین | ۵٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۳۶٬۲۰۰ روپے |
| ۵ | لورالائی | مدرسہ دار العلوم اسلامیہ لورالائی | ۳۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ تاج العلوم مدرسہ عربیہ ہرتیمہ لورالائی | ۵٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ تجوید القرآن بوری لورالائی | ۵٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۴۰٬۰۰۰ روپے |
| ۶ | قلات | مدرسہ عربیہ دار العلوم علاقہ بوزیہ تحصیل متونگ قلات | ۱٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ انوار العلوم چھپڑ شیر علی گدر سوراب قلات | ۵۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ انوار العلوم چھپڑ شیر علی گدر سوراب قلات | ۵۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دار القرآن جیون سوراب قلات | ۱۰٬۰۰۰ روپے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | مدرسہ دارالقرآن جامع مسجد سوراب قلات | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ دینا مدینتہ العلوم سوراب قلات | ۲۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ منبل العلوم چرک گڈر سوراب | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ بارالعلوم لاکھیران سوراب | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دارالعلوم جوری گڈر سوراب | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دارالعلوم لاکھران کلر مئی سوراب | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ انوارالعلوم ماشکے گجر آواران | ۲۰٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۲٬۰۰٬۰۰۰ روپے |
| ۷ | خاران | دینی مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم بسیمہ خاران | ۱۵٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۱۵٬۰۰۰ روپے |
| ۸ | چاغی | انوار باہو فیصل کالونی دالبندین چاغی | ۲۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ افضال العلوم مڈل اسکول نوشکی چاغی | ۵۰٬۰۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۷۰٬۰۰۰ روپے |
| ۹ | جعفر آباد | مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گوٹھ مراد علی | ۶٬۲۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ اسلامیہ مدینتہ العلوم گوٹھ علی خان | ۵٬۶۰۰ روپے |
| | | کل میزان | ۱۱٬۸۰۰ روپے |
| ۱۰ | بولان | مدرسہ دارالعلوم جامعہ رحمانیہ بولان | ۶٬۴۰۰ روپے |
| | | مدرسہ دارالعلوم عربیہ اسلامیہ غوثیہ سلطانیہ ڈھاڈر | ۱۰٬۰۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ اسلامیہ غوثیہ سلطانیہ ڈھاڈر | ۶٬۴۰۰ روپے |
| | | مدرسہ عربیہ اسلامیہ ڈھاڈر | ۶٬۴۰۰ روپے |
| | | مدرسہ گوٹھ بستی لوہاران بولان | ۶٬۴۲۰ روپے |
| | | کل میزان | ۳۵٬۶۲۰ روپے |
| ۱۱ | خضدار | دینی مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ حیدیا کرھ | ۱۰٬۰۰۰ روپے |

تحصیل نال خضدار

مدرسہ عربیہ بہار العلوم فضل آباد خضدار ۱۰٬۰۰۰ روپے

مدرسہ دیال خیال تحصیل نال خضدار ۱۰٬۰۰۰ روپے

مدرسہ دار القیوم موضع قریش تحصیل نال ڈسٹرکٹ خضدار ۵٬۰۰۰ روپے

دینی مدارس عربیہ انوار العلوم لورسکی تحصیل نال خضدار ۸٬۰۰۰ روپے

مدرسہ عربیہ دار القرآن کریمی لاجر چاپ نال خضدار ۳٬۰۰۰ روپے

دینی مدارس الجمعت المعروف الشرعہ نال خضدار ۱۰٬۰۰۰ روپے

مدرسہ بار الفیاض رحمیہ ڈسٹرکٹ خضدار ۴٬۰۰۰ روپے

مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ دار الفیاض جریہ سنی گنبھدی

مدرسہ دار التوحید عزیز آباد فیروز آباد خضدار ۴٬۰۰۰ روپے

مدرسہ مصباح العلوم موضع موراداں تحصیل زہری خضدار ۵٬۰۰۰ روپے

مدرسہ عربیہ اسلامیہ دار الہدٰی آواران خضدار ۱۰٬۰۰۰ روپے

مدرسہ دار العلوم جمعتہ العلوم نورانی شادن زئی خضدار ۵٬۰۰۰ روپے

کل میزان ۸۸٬۰۰۰ روپے

۱۲ لسبیلہ دار العلوم حنفیہ نعیمہ نزد محلہ ریسٹ ہاؤس بیلہ ۱۰٬۰۰۰ روپے

میزان ۱۰٬۰۰۰ روپے

۱۳ نصیر آباد مدرسہ قادریہ سلطانیہ ڈیرہ مراد جمالی ۶٬۴۵۰ روپے

دار العلوم جامعہ غوثیہ ڈیرہ مراد جمالی ۸٬۸۵۰ روپے

مدرسہ دار الرضویہ العلوم عربیہ غوثیہ انوار باہو ۱۳٬۰۰۰ روپے

مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار باہو ۸٬۰۰۰ روپے

میزان ۳۶٬۳۰۰ روپے

کل تقسیم شدہ رقم ۹٬۸۳٬۹۲۰ روپے

X ۶۹۱ مسٹر کچکول علی ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ ڈائریکٹر تعلیم محمد سلیم الحق کے دور میں گرلز ھائی اسکول گرمکان کے لئے بس کی منظوری ہوئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس وقت دفتری ریکارڈ کے مطابق ٹینڈر کی مالیت کس قدر تھی اور سابقہ ڈائریکٹر کی ریٹائرمنٹ کے بعد بس کی بقایہ رقم ادا کی گئی ہے؟

وزیر تعلیم — (الف) یہ درست ہے کہ سابقہ ڈویژنل ڈائریکٹر تعلیم محمد سلیم الحق صاحب کے دور میں گرلز ہائی اسکول گرمکان کے لئے بس کی منظوری ہوئی تھی۔

(ب) دفتری ریکارڈ کے مطابق ٹینڈر کی کل مالیت ۵ لاکھ ۷۴ ہزار روپیہ تھی جس میں صرف دو لاکھ (وزیر اعلیٰ) کے فنڈ سے منظور ہوئے تھے اس لئے اس وقت صرف دو لاکھ روپے ہی ادا کئے جا سکے بقیہ رقم مبلغ = ر ۳۷۴۰۰۰ روپے سابقہ ڈائریکٹر کی ریٹائرمنٹ کے بعد منظور ہوئی اور ادا کردی گئی۔

X ۶۹۲ — مسٹر کچکول علی کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے گرلز اسکولوں میں تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے گذشتہ سال چند مقامی مڈل پاس لڑکیوں کو بھرتی کیا گیا تھا لیکن ان کو تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی گئی بلکہ انہیں ملازمت سے بھی فارغ کردیا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ حکومت اساتذہ کی ملازمت تین سال کے اندر میٹرک پاس کرنے کی شرط پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر تعلیم — (الف) یہ درست ہے کہ سابقہ ڈویژنل ڈائریکٹر ایجوکیشن اسکولز تربت نے ضلع پنجگور کی چار خواتین اور ضلع تربت کی دو خواتین کو جے وی معلمات کی حیثیت سے مارچ ۱۹۹۲ء میں تعینات کیا تھا۔ یہ تقرریاں خلاف قاعدہ تھیں۔ اس لئے ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے بعد کوئی مڈل پاس خاتون جے وی معلمہ کی حیثیت سے تعینات نہیں ہو سکتیں تھیں اور اس لئے کہ DDE کو اختیار حاصل نہیں تھا۔ چنانچہ اپریل ۱۹۹۲ء میں ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر برائے خواتین تربت نے ان جے وی معلمات کی تنخواہیں بند کردیں۔

(ب) اب جب کہ حکومت بلوچستان نے مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۲ء کو دوبارہ مڈل پاس خواتین کو جے

وی معلمات کی حیثیت سے تقرر کرنے کی اجازت دے دی ہے چنانچہ ان چھ خواتین کو دوبارہ جے وی معلمہ کی حیثیت سے تعینات کرنے کے بارے میں غور کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ ضلع پنجگور اور تربت میں جے وی معلمہ کی آسامیاں موجود ہوں اور یہ کہ ان اضلاع میں میٹرک پاس خواتین کی کمی ہو۔

## رخصت کی درخواستیں

**مسٹر محمد حسین شاہ (سیکریٹری اسمبلی)** — سردار محمد طاہر خان لونی نے اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کی رخصت منظور کی جائے۔

**جناب اسپیکر** — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** — سردار ثناء اللہ زہری نے درخواست دی ہے کہ وہ ناگزیر وجوہ کی بناء پر ۱۳ مارچ کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

**جناب اسپیکر** — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** — میر محمد علی رند نے درخواست دی ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے لہٰذا ان ۱۳ مارچ کی ان کی رخصت منظور کی جائے۔

**جناب اسپیکر** — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** — میر ھمایوں خان مری نے درخواست دی ہے کہ وہ نجی مصروفیت کے سلسلے میں کراچی گئے ہوئے ہیں آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا آج کے اجلاس

سے ان کی رخصت منظور کی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** ۔ عبدالمجید بزنجو صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ عمرہ کے لئے سعودی عرب گئے ہوئے ہیں وہ اس پورے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا اس پورے اجلاس کے لئے ان کی رخصت منظور کی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** ۔ تحریک التوا نمبر ۴ کا نوٹس مولانا امیر زمان صاحب نے دیا ہے مولانا صاحب اپنی تحریک التوا ایوان میں پیش کریں۔

**مولانا امیر زمان** ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں مندرجہ ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ صوبے میں بدعنوانی کے روک تھام کے لئے کوئی موثر کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ بدعنوان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہورہی ہے۔ یہ میرے علم میں ہے کہ ۱۹۸۹ء سے اس وقت کے ڈائریکٹر جیل خانہ جات کے خلاف ۴۱۵'۰۱'۹ روپے کے غبن کا کیس ہے لیکن نہ کوئی فیصلہ ہوا ہے نہ متعلقہ آفیسر کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ تحریک التوا جو پیش کی گئی یہ ہے کہ صوبے میں بدعنوانی کے روک تھام کے لئے کوئی موثر کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ بدعنوان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہورہی ہے۔ یہ میرے علم میں ہے کہ ۱۹۸۹ء سے اس وقت کے ڈائریکٹر جیل خانہ جات کے خلاف ۴۱۵'۰۱'۹ روپے کے غبن کا کیس ہے لیکن نہ کوئی فیصلہ ہوا ہے نہ متعلقہ آفیسر کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

**نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)** - جناب والا! میں ایک نقطہ حیرانگی پر ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ یہ اب مولانا صاحب کو یاد آیا ہے کہ یہ تحریک پیش کرنی ہے جب پہلے وہ دو ماہ وزیر جیل خانہ جات تھے وہ اس وقت کارروائی کرتے۔

**جناب اسپیکر** - یہ نقطہ حیرانگی بھی نئی چیز ہے۔

**مولانا امیر زمان** - جناب والا! اس چیز کے متعلق تو میں نے پچھلے اجلاس میں وضاحت کردی ہے میرا صرف حکومت نے جیل خانہ جات کا نوٹیفکیشن کردیا ہم نے وہاں نہ دستخط کئے ہیں نہ سیکریٹری دیکھا ہے کچھ بھی نہیں ہے۔

**میر محمد اسلم بزنجو (وزیر)** - جناب والا! جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا ہے کہ انہوں نے نہ وزارت سنبھالی ہے نہ کام کیا ہے مگر ان کے پیڈ پر لکھا سابق وزیر جیل خانہ جات۔

**مولانا امیر زمان** - جناب والا میرا نوٹیفکیشن ہوا ہے میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا پیڈ بنایا جائے تو بن گیا یہ سرکاری نوٹیفکیشن دیکھ کر بنایا ہے۔ اس کا تو سرکاری نوٹیفکیشن ہوا تھا۔

**مسٹر منشی محمد** - جناب والا! یہ تحریک التوا تو میں نے پیش کردی ہے جس طرح مولانا صاحب نے کہا ہے کہ یہاں تحریک التوا یا استحقاق پیش کرنے کا فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ میں کچھ بولتا ہوں تو اس کا کیا فائدہ۔

**مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر)** - جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ مولانا صاحب نے کہا ہے کہ میں نے چارج نہیں سنبھالا ہے۔ وہ چارج سنبھالتے اور اس آفیسر کے خلاف کارروائی کرتے۔ انہوں نے اس آفیسر کے خلاف کارروائی نہ کرکے اور اپنا چارج نہ سنبھال کر کے عوام کا استحقاق مجروح کیا ہے وہ اس بدعنوان آفیسر کے خلاف کارروائی کرتے جب تک استعفیٰ نہیں دیا تھا۔

**مسٹر منشی محمد** - جناب والا! وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا سا محکمہ ہے کہ یہ جیل خانہ جات ایک چھوٹا سا محکمہ ہے اور اس میں نو لاکھ سے زیادہ کا غبن ہوگیا ہے پھر تو اور محکمے کا

کیا ہوگا۔

**جناب اسپیکر** — منشی محمد صاحب آپ یہ بتادیں کہ یہ تحریک التوا کیسے بنتا ہے؟

**مسٹر منشی محمد** — جناب والا! یہ تو پتہ نہیں کہ یہ تحریک التوا ہے استحقاق ہے۔ بہرحال یہ چوری ہوئی ہے اس سے متعلق میری ایک قرارداد بھی ہے اگر آپ تحریک التوا پر بحث نہیں کرنے دیتے ہیں تو میری ایک اور اسی کے متعلق قرارداد ہے۔

**جناب اسپیکر** — پھر ٹھیک ہے۔ آپ قرارداد پر بحث کریں گے۔ میں اس تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

**مولانا امیر زمان** — جناب والا! اس پہ بولنے تو دیں۔ کارروائی کے لئے تو ہم اس تحریک التوا کو لائے ہیں اس طرح سے پھر تو آپ کا اجلاس دس منٹ تک بھی نہیں چلے گا۔

**جناب اسپیکر** — اس پر تو فیصلہ ہو گیا ہے۔

## سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

## بلوچستان موٹروھیکل ٹیکسیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون

### مصدرہ ۱۹۹۳ء

**جناب اسپیکر** — وزیر قانون مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۹۳ء پیش کریں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ٹرانسپورٹ)** — میں بلوچستان موٹروھیکل ٹیکسیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون پیش کرتا ہوں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر)** - جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان موٹر وھیکل ٹیکسیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۳ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر** - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان موٹر وھیکل ٹیکسیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۳ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

**مولوی امیر زمان** - قاعدہ تو یہ ہے کہ جیسا کہ پچھلے اجلاس میں میرے خیال میں آٹھ یا دس تاریخ کا اجلاس تھا اس اجلاس میں تو ہمیں کارروائی دی جاتی ہے تاکہ معزز ایوان کے کچھ ارکان اس کا مطالعہ کریں لیکن آج جب ہم نے دیکھا ہے اور نہ ہی ہم نے پڑھا ہے کہ یہ کیا مسودہ ہے میرے خیال میں اسے ہمیں پہلے دیا جائے تاکہ ہم مفصل طور پر اس کا مطالعہ کریں مطالعہ کے بعد جو کچھ ہو.......

**جناب اسپیکر** - آپ کو بعد میں وقت ملے گا یہ آج پیش ہوا ہے تقریباً دو یا تین دن کے بعد یہ دوبارہ ایوان میں آئے گا اس وقت جو کچھ بھی آپ اس سلسلے میں کہنا چاہیں گے کہہ سکتے ہیں۔

**مولوی امیر زمان** - جی اچھا۔

**مولوی عبدالباری** - اب ہم اس مسودہ کی ترمیم کے بارے میں ہم کیا تجاویز دے سکتے ہیں؟

**جناب اسپیکر** - جی ہاں۔

**مولوی عبدالباری** - جی؟

**جناب اسپیکر** - جی بالکل آپ تجاویز دے سکتے ہیں۔

**مولوی عبدالباری** ۔ یہاں جو مسئلہ لایا گیا ہے اس کی تو ہم بھرپور حمایت کریں گے کیونکہ یہاں تو پک اپ وغیرہ کا مسئلہ بھی ہے ہمارے پشین اور چمن وغیرہ اہم مسئلہ ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ مولانا صاحب آپ...... (مداخلت)

**مولوی عبدالباری** ۔ پک اپ والوں پر ایک سو ساٹھ روپے ٹیکس لگانے کا ہم بھرپور مخالفت کریں گے۔

**جناب اسپیکر** ۔ مولانا صاحب جس دن اس پر بحث ہوگی اس وقت آپ یہ کہیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر)** ۔ مولانا صاحب یہ میری اور آپ کی تنخواہ کہاں سے آئیں گی۔ جب ٹیکس نہیں لگائیں گے تنخواہ چھوڑ دو ٹیکس نہیں لگائیں گے۔

**جناب اسپیکر** ۔ یہ بحث کے دن آپ لوگ فیصلہ کیجئے گا۔

**مولوی عبدالباری** ۔ ان کو تنخواہ کی کیا ضرورت ہے اگر پک اپ والوں سے آپ ٹیکس نہ لیں پھر بھی آپ کا دس ہزار پندرہ ہزار بن سکتا ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۶ مارچ........ (مداخلت)

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** ۔ جناب اسپیکر میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ.......

**جناب اسپیکر** ۔ جی فرمائیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** ۔ پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا کہ اس طریقہ سے بزنس ہے ہی نہیں اگر حکومت کے پاس اب اپوزیشن یقیناً یہ تحریکیں ہی لائیں گے جو خلاف ضابطہ ہوں گے بہتر یہ ہے کہ آپ محکمہ وار لائیں دو تین دن ہیں آپ کے پاس۔ آپ ۱۶ تاریخ کو محکمہ تعلیم پر بحث رکھ دیں تاکہ ہم اس سلسلے میں......

**جناب اسپیکر** ۔ ڈاکٹر صاحب چونکہ اس دن اسمبلی میں ڈسکشن ہوئی تو اس فیصلے کے تحت ہم نے اسمبلی کی طرف سے ان کو لکھا کہ وہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں لکھیں کہ جس پر آپ اسمبلی میں بحث کرنا چاہتے ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** ۔ ایجوکیشن پر جناب اسپیکر......

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر)** ۔ ڈاکٹر مالک صاحب کی تجویز معقول ہے محکمہ وار اگر دو تین دن کے معمولی سے سیشن میں آپ ان محکموں کو اکوموڈیٹ (accommodate) نہیں کر سکتے ہیں کہ آپ سارے بلوچستان کے محکموں پر بحث کریں ایک محکمہ اگر آپ لیں تو میرا خیال ہے شاید اس پر ایک دن رک جائے گا آپ کی بات معقول ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہر محکمہ پر باقاعدہ ایک مخصوص دن رکھیں آئندہ سیشن میں اس کو آپ اکوموڈیٹ کریں اس سیشن میں جلدی جلدی میں کچھ نہیں ہو سکے گا۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** ۔ جناب اسپیکر صاحب میں پھر عرض کروں گا کہ آپ کے پاس ابھی بھی چار پانچ دن ہیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ ٹوٹل تین دن ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ**۔ اب اس میں آپ ایک دو محکمے رکھ سکتے ہیں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ** ۔ آپ اس میں تعلیم رکھ سکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ محکمہ تعلیم کے وزیر صاحب یہاں نہیں ہیں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ** ۔ اس کو قرارداد کی شکل میں پیش کریں تاکہ اس پر بحث و مباحثہ ہو۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** ۔ سارے محکمے اہمیت رکھتے ہیں آپ کا تعلیم ہے صحت ہے کیونکیشن ہے اور آپ کا لوکل گورنمنٹ ہے ان سب کے وزیر صاحبان موجود نہیں ہیں پھر یہ ہے کہ بات ہی نہ ہو' کسی کا بھی وزیر نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ دیکھیں دو دن میں ڈاکٹر صاحب اس میں دیکھیں گے جو بھی محکمہ ہو سکتا ہے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** ۔ پھر میں عرض کروں گا پھر ویسے بھی آپ ہماری اسمبلیاں بلاتے نہیں ہے آپ نہ بلائیں ٹھیک ہے نا اس طرح سے تو کیا فائدہ ہے۔

**مولانا امیر زمان** ۔ میرا ایک قانونی مسودہ تھا جسے میں نے اسمبلی کو دے دیا ہے اب پتہ نہیں اس مسودہ کا کیا ہو گیا اس پر بحث ہوا یا نہیں؟ دوسرا میں ڈاکٹر صاحب کی بات کی حمایت کرتا ہوں آج بھی ہم نے ایک تحریک التوا دیا تھا یہ بھی اسی طرح ہوا اسمبلی کی کارروائی آج بھی پانچ منٹ تک نہیں چلی ہے لورالائی سے ہم آج آئے ہیں لورالائی سے یہاں آنے کا کیا فائدہ ہوا میرا ایک سوال تھا وہ بھی ڈیفر (defer) ہو گیا۔

**جناب اسپیکر** ۔ جی امیر زمان صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

**مولوی امیر زمان** ۔ میرا خیال ہے اس اجلاس کا فائدہ نہیں ہے تو پھر ہمیں نہ بلایا جائے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ ایک دن ایک محکمہ پر بحث ہو وزیر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں لیکن وزیر خزانہ تو یہاں موجود ہیں۔ ان سے بحث ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اقلیت کے وزیر صاحب تشریف رکھتے ہیں ان سے بحث ہو سکتی ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ مولانا صاحب پہلے جو آپ کا پوائنٹ ہے اس کو دیکھ لیجئے جو آپ نے مسودہ کے لئے کہا ہے پہلے یہ بات کلیئر ہو جائے۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر)** ۔ جناب اسپیکر صاحب پہلے اس طرح بات ہوئی تھی کہ تمام محکموں پر تفصیلی بحث و مباحثہ ہونا چاہئے کیوں نہ ایک قرارداد اجتماعی طور پر تمام محکموں کے لئے پیش کی جائے تمام محکموں کے لئے باری باری ڈسکشن (discussion) عوام میں ہو جائے اس کے متعلق اسمبلی کو وقت چاہئے اب ہمارے پاس صرف دو ورکنگ ڈے Working day ان کے لئے لئے تو معمولی سا بزنس ہے لیکن تمام چیزیں اس میں سا نہیں سکتے ہیں اس کے لئے آپ

ایک علیحدہ اسپیشل اجلاس بلا سکتے ہیں۔اس کے لئے بلالیں تاکہ صرف ہمارا یہی ایک بزنس ہو تاکہ ہم ایک قرار داد یا کوئی اور موو (move) پیش کریں کہ اس کے لئے ایک اسپیشل اجلاس بلائیں یا آپ کوئی اور طریقہ بتائیں۔

**شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر)** - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر جانسن اشرف صاحب کا گلا خراب ہے انہوں نے کہا ہے کہ "میرا گلا خراب ہے میرا پیغام پہنچادیں" مولانا صاحب تو مکمل بزنس کر رہے ہیں اس کو کون سا بزنس کا فرق ہے دوسرے ممبران اگر نہیں کریں ان کے لئے فرق ہے۔

**جناب اسپیکر** - جہاں تک مولانا صاحب آپ کے مسودہ کا تعلق ہے یہ مسودہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھجوا دیا گیا انہوں نے اس کا محکمہ قانون سے ویٹ (wet) کرایا ہے لاء سے ویٹ کرانے کے بعد یہ اس کا جواب آیا ہے کہ آرٹیکل ۲۴۷ کے تحت اس کی امینڈمنٹ (amendment) کے لئے منظوری صدر پاکستان کی ضرورت ہے۔اس لئے اس مسودہ کے بارے میں اور غالباً اس کا جواب بھی آپ کو اسمبلی سیکریٹریٹ کی طرف سے لایا گیا ہے ۷ مارچ کو دیا گیا ہے شاید اب تک آپ تک نہ پہنچ سکا ہو دوسری یہ پوزیشن ہے یہ باقاعدہ اس کو ویٹ wet کرنے کے بعد یہ لاء ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہے کہ یہ صوبائی اسمبلی اس سلسلے میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتی ہے اور اس کے لئے صدر پاکستان کی اجازت درکار ہے۔

**مولوی امیر زمان** - سفارش ہو سکتی ہے۔

**جناب اسپیکر** - سفارش بھیج سکتے ہیں اس کے لئے آپ ایک قرارداد دے دیں سفارش کرا کے بھجوا دیتے ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** - جناب اسپیکر صاحب ایک عرض کریں کہ اب آپ کا جو موجودہ اجلاس ہے اس میں پرائیویٹ ڈے صرف دو ہیں......

**جناب اسپیکر** - ابھی اس کے بعد ایک ہے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** -. دو دن ہوئے ہیں ایک شروع میں اور ایک آخر میں اب آیا

آپ بھی وہ بتادیں کہ ہماری جو اپروچز (approaches) ہیں یا ہماری جو تجاویز ہیں انہیں ہم قرارداد کی شکل میں لاسکتے ہیں۔ اس میں تو ہمارے اوپر پابندی ہے کہ ایک دن میں ایک قرارداد سے زیادہ نہیں لاسکتے ہیں اور دن بھی آپ نے رکھے ہیں وہ دو ہیں اس کے علاوہ آپ کے پاس بھی بزنس نہیں ہے یا تو اس میں کوئی ایسا طریقہ کار نکالیں تاکہ ہم لوگ ہی کوئی بزنس لاسکیں اب پورے آپ نے دو پرائیویٹ ڈے رکھے ہیں۔

**جناب اسپیکر** - جی ہاں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** - وہ مقاصد حاصل نہیں ہوسکتے ہیں اس کو آپ آئندہ کے لئے ذرا دیکھ لیں۔

**جناب اسپیکر** - جی ہاں اس کو آئندہ کے لئے ریگولرائز کرتے ہیں۔

**مولوی عبدالباری** - جناب اسپیکر جن محکموں پر ہم بحث کرنا چاہتے ہیں ان کے وزیر صاحبان موجود ہیں۔ تو میری تجویز یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں پیش کی ہے وزیر قانون نے۔ ان کو اگر آج بحث کے لئے رکھا جائے تو بہتر ہوگا۔ اسی دن آپ نے کہا تھا کہ معزز اراکین اس کا مطالعہ کریں۔ ذرائع ابلاغ کے بارے میں میں نے مطالعہ کیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں تجاویز پیش کروں۔

**مولوی امیر زمان** - جناب اسپیکر اسلامی نظریاتی کونسل کے لئے تو کمیٹی بنائی گئی ہے اس کا چیئرمین موجود نہیں ہے۔ اس دن فیصلہ ہوا کہ چیئرمین اس کی میٹنگ بلا کر کمیٹی میں شامل دیگر اراکین کے مشورے سے تجاویز بنا کر پیش کریں گے۔ جناب ہم اب یہ گذارش کرتے ہیں کہ یہ رپورٹ پیش ہوئی ہے اس پر فی الحال بحث کی جائے۔ بیمہ اور ذرائع ابلاغ کے متعلق جو پچھلے اجلاس میں پیش ہوا اس بارے میں ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ کمیٹی تجاویز بنا کر پیش کریں۔ میرے خیال میں وہ تجاویز ابھی تک پڑی ہوئی ہیں۔ اس پر کسی نے نہ غور کیا نہ ہی محسوس حالانکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ لہٰذا آپ کمیٹی کو ھدایات کریں کہ وہ تجاویز جلد از جلد بنا کر اسمبلی میں پیش کریں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور)** — جناب اسپیکر تجاویز پیش کرنا کمیٹیوں کا کام ہے۔ اس کے بعد ہم اس پر ڈسکس کریں گے۔ لہٰذا کمیٹی functioning کریں اس میں دو پہلے آئے دو اب آئے تو قانون کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر کمیٹی اپنے سفارشات پیش کریں۔ پھر اس کے بعد ہم اس پر بحث و مباحثہ کر سکیں گے اس سے پہلے ہم اس پر بحث نہیں کر سکتے۔

**مولوی عبدالباری** — جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر)

**جناب اسپیکر** — جی۔

**مولوی عبدالباری** — جناب اسپیکر اسمبلی کی قواعد و انضباط کار کے مطابق تجاویز سے پہلے اس پر بحث ہو سکتی ہے۔

**جناب اسپیکر** — مولانا صاحب یہ تو ہاؤس پر منحصر ہے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** — جناب اسپیکر یہ ہاؤس میں آیا تھا اور ہاؤس نے فیصلہ کیا کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ پھر کمیٹی تجاویز لائیں گی۔ مولانا صاحب آپ بھی اپنی جگہ درست فرما رہے ہیں۔ اب کمیٹی اس پر ڈسکس کر کے ہاؤس میں لائیں گی۔

**مولوی امیر زمان** — جناب اسپیکر۔ اس کام کے لئے کمیٹی بنادی پھر تو پہلے بحث کرنے کی کوئی اہمیت نہیں۔

**جناب اسپیکر** — مولانا صاحب کمیٹی کے چیئرمین صاحب آتے ہیں اور وہ کمیٹی کو فعال بنا سکتے ہیں۔

**مولوی امیر زمان** — جناب اسپیکر اگر چیئرمین موجود نہیں تو اس کے وائس چیئرمین تو موجود ہیں۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر اریگیشن)** — جناب اسپیکر میں بھی

اس کمیٹی کا ممبر ہوں۔ دراصل ہمارے جتنے بھی اسٹینڈنگ کمیٹیز ہیں نظریاتی کونسل پبلک اکاؤنٹس کمیٹی وغیرہ ہم احتساب یا تحقیقات کے معاملے میں سنجیدہ نہیں۔ اگر یہ ایوان واقعی سنجیدہ ہے تو پھر آج تک اس ایوان میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا انتخاب ہونا چاہئے تاکہ اس پر مناسب کارروائی ہوسکے۔

**جناب اسپیکر** – خان صاحب یہ درست ہے کہ یہ پریشانی کی بات ہے کہ آج تک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے کام شروع نہیں کی۔ ہمیں سنجیدگی سے اس مسئلے پر غور کرنا چاہئے اگر کمیٹی چیئرمین منتخب نہ کرسکی تو اس معاملے کو واپس ایوان میں لایا جائے۔

**جناب اسپیکر** – اب کارروائی مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۹۳ء صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس قبل دوپہر گیارہ بج کر پینتیس منٹ پر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۹۳ء کی صبح (بروز شنبہ) صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔)